تعلیم ہر انسان کا بنیادی حق ہے

نیلسن منڈیلا نے کہا "تعلیم ایک طاقتور ہتھیار ہے جسے آپ دنیا کو
تبدیل کرنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں"۔ اسی طرح ارسطو نے
کہا "تعلیم کی جڑیں تلخ ہیں لیکن پھل میٹھا ہے"۔ لہذا انسانی
زندگی میں تعلیم نہایت اہم ہے۔ تعلیم کے باعث ہی آج ہم
میڈیکل، سائنس اور ٹیکنالوجی کے میدان میں ترقی کر رہے ہیں۔
~~آج ہم کینسر کا علاج کر سکتے ہیں~~ کینسر کا علاج کرنے سے دوسروں بیماریوں
پر جانے تک یہ سارا تعلیم کے بغیر ناممکن ہوتا۔ تعلیم نہ
صرف ضروری ہے بلکہ ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ لیکن بد قسمتی
سے جب بھی سکول اور کالج آئے ہیں تب سے تعلیم پر قیمت لگ گئی
ہے کیونکہ اعلیٰ تعلیم پیسے سے ہی ملتی ہے۔ گورنمنٹ اسکول میں تعلیم
کا معیار گھٹیا ہوتا ہے اور استاد دھوپ میں بال سفید کرتے ہیں۔
پاکستان کی ۴۰ فی صد آبادی ان پڑھ ہے کیونکہ ان کو تعلیم کے مواقع
فراہم نہیں کیے گئے۔ ہمارے نبی نے فرمایا "جو علم کے حصول کے راستے
پر چلتا ہے خدا اس کے لیے جنت کی راہ آسان کر دیتا ہے"۔

تعلیم اگر لوگوں کو ملے گی تو وہ جہالت کے اندھیرے
سے محفوظ رہیں گے۔ تعلیم سے اچھی نوکری ملے گی جس کے باعث وہ روزی روٹی
کما سکیں گے۔ تعلیم سے کردار پر اچھا اثر پڑتا ہے اور لوگ تعلیم یافتہ
انسان کی عزت کرتے ہیں۔ تعلیم کے ذریعے سے ہم دنیا کو سہی طرح
سمجھ پاتے ہیں کہ یہ دنیا کس طرح چلتی ہے۔ تعلیم ہمارا ذہن کھولتی
ہے، ہمیں منطقی طور پر سوچنے اور مسائل حل کرنے میں مدد دیتی ہے۔
اسی لیے کسی کو تعلیم سے محروم نہیں رہنا چاہیے۔ تعلیم حاصل کرنے میں
پیسے کی رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے۔ اسی کو مد نظر رکھتے ہوئے
ایک امریکی نے "خان اکیڈمی" کھولی جس سے جو تعلیم حاصل کرنا چاہے
وہ مستفید ہو سکتا ہے۔ اسی طرح بے شمار ادارے ہیں تاکہ ہم انٹرنیٹ
سے کچھ بھی اور کبھی بھی سیکھ سکتے ہیں۔ ان کو فروغ دینا چاہیے تاکہ
کوئی بھی تعلیم کے زیور سے محروم نہ رہے۔ مردوں اور عورتوں دونوں
کے لیے تعلیم ضروری ہے۔ مرد اچھی روزی روٹی کما سکے اور عورتیں

اپنے بچوں کی اچھی تربیت کر سکے۔ عورتیں کسی سے کم نہیں اور ان کا بھی
پورا حق ہے تعلیم حاصل کرنے کا۔ حکومت کو چاہیے کہ
نہ صرف وہ گورنمنٹ اسکولوں کی کوالٹی اچھا بنائے بلکہ آن لائن تعلیم
کو بھی فروغ دے تاکہ ہمارا معاشرہ ٹھیک طرح چل سکے۔ دنیا کے
کامیاب ممالک تعلیم کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور ہم جہالت کے اندھیرے
میں رہنا پسند کرتے ہیں۔ اقبال نے کہا

علم میں دولت بھی ہے قدرت بھی ہے لذت بھی ہے
ایک مشکل ہے کہ ہاتھ آتا نہیں اپنا سراغ